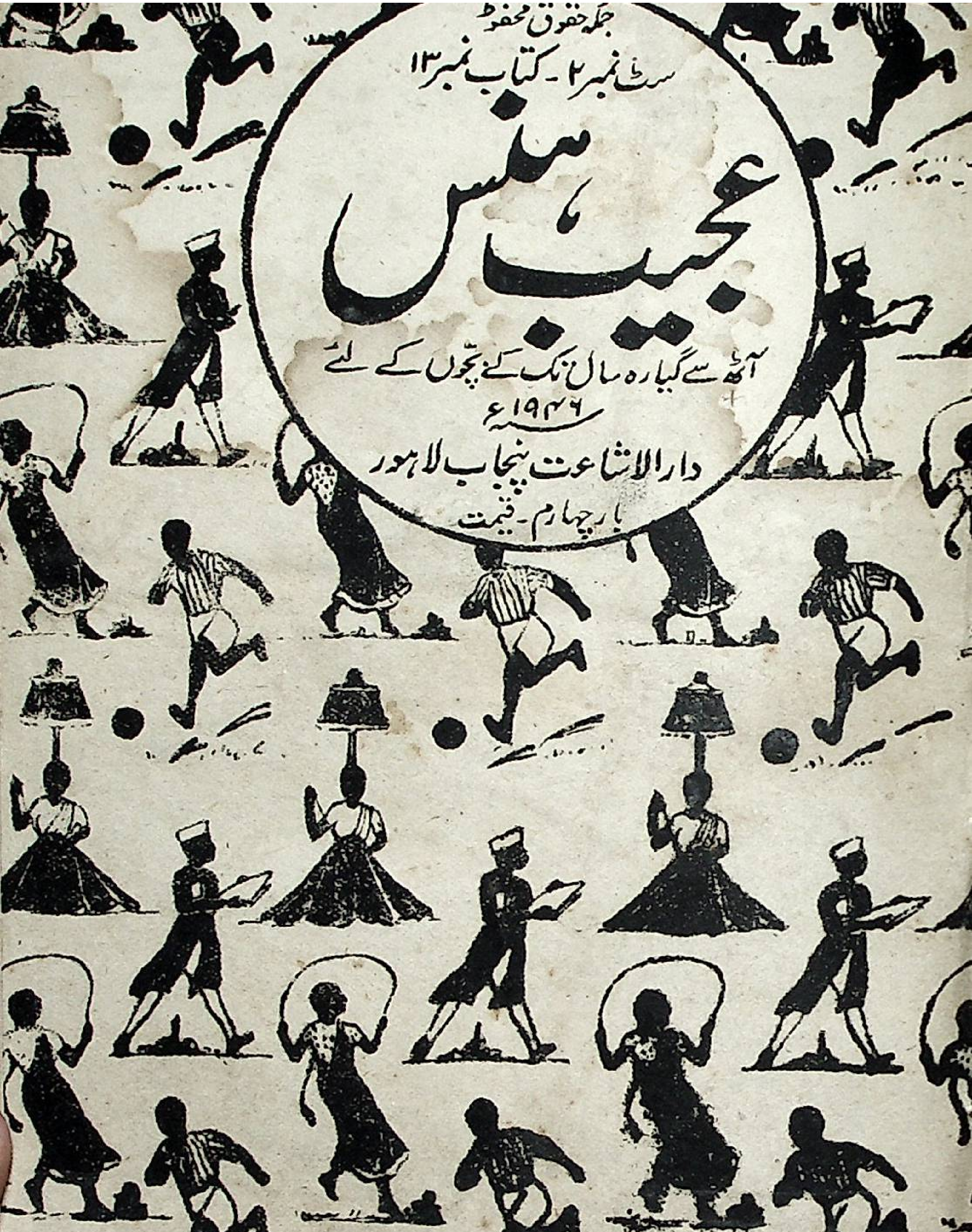

جملہ حقوق محفوظ

سٹ نمبر ۲ - کتاب نمبر ۱۳

عجیب سائنس

آٹھ سے گیارہ سال تک کے بچوں کے لئے

سنہ ۱۹۴۶ء

دار الاشاعت پنجاب لاہور

بار چہارم - قیمت

Taj Tahir Foundation

عجیب ہنس

(۱)

کسی گاؤں میں ایک غریب آدمی رہتا تھا۔ اس کے تھے تین لڑکے۔ بڑے لڑکے تو بہت خودغرض اور مطلبی تھے۔ چھوٹا لڑکا بڑا رحم دل اور طبیعت کا سیدھا سادا تھا۔ اس لئے سب لوگ اُسے دیوان جی دیوان جی کہنے لگے تھے۔

ایک روز گھر میں جلانے کے لئے لکڑی نہ رہی۔ ماں

Taj Tahir Foundation

نے اپنے بڑے بیٹے سے کہا۔ "بیٹا گھر میں لکڑیاں ختم ہونے والی ہیں۔ آج تم جنگل جاؤ۔ اور جلانے کے لئے لکڑیاں کاٹ لاؤ"۔ بیٹے نے کہا۔ "اچھی بات ہے۔ میں جاتا ہوں"۔ ماں نے کچھ روٹی پکا کر اُس کے ساتھ کر دی اور وہ کلہاڑی ہاتھ میں لے جنگل روانہ ہُوا۔

جنگل میں اُسے ایک بُڈّھا شخص نظر آیا۔ لڑکے کے نزدیک آکر گڑگڑا کر کہنے لگا۔ "بیٹا میں چار روز کا بھوکا ہُوں۔ مجھے تھوڑی سی روٹی دے خدا تیرا بھلا کرے گا"۔

لڑکا بولا۔ "کیا خوب! تُو تو بڑا ہُشیار معلوم ہوتا ہے۔ تجھے روٹی دُوں۔ اور مَیں خود بھوکا رہوں؟"

اُس آدمی نے جب یہ جواب سُنا۔ تو چُپ چاپ وہاں سے چلا گیا۔

لڑکے نے کُلہاڑی ہاتھ میں لے کر اپنا کام شروع

کیا۔ لکڑیاں توڑتے وقت ایک لکڑی اُس کے پاؤں پر گر پڑی۔ اور اُسے زخم آگیا۔ اب کہاں کی لکڑیاں اور کہاں کی روٹی۔ لنگڑاتے لنگڑاتے گھر کا راستہ لیا۔

(۲)

دُوسرے دن ماں نے اپنے منجھلے بیٹے کو لکڑیاں لانے کے لئے کہا۔ اور روٹی وغیرہ دے کر جنگل روانہ کیا۔ اُس لڑکے کو بھی وُہی بُوڑھا شخص ملا۔ عاجزی کے ساتھ اپنی حالت بیان کی۔ اور کچھ کھانے کو مانگا۔

اُس لڑکے نے بھی اپنے بڑے بھائی کی طرح اُسے ٹکا سا جواب دیا "تجھے روٹی دے دُوں۔ اور خود بیٹھا کھا کر پیٹ بھروں"۔

بُڈھا بے چارہ کیا کہتا۔ اپنا سا مُنہ لے کر چلتا ہُوا۔ لڑکا جب لکڑیاں کاٹنے لگا۔ تو کلہاڑی ہاتھ سے

Taj Tahir Foundation

چھوٹ کر پاؤں پر گر پڑی۔ اور خُون کی تلّی بندھ گئی۔ درختوں کے پتّوں سے خُون پُونچھ پانچھ بڑی مُشکل سے گھر پہنچا ؟

(۳)

تیسرے دن گھر میں لکڑی کا نام نہ تھا۔ چُولھا ٹھنڈا پڑا تھا۔ توا کہاں سے گرم ہو؟ ناچار ماں نے اپنے چھوٹے لڑکے سے پُوچھا۔ "بیٹا جنگل جاتے ہو؟"

دیوان جی نے کہا۔ "ہاں اماں کیوں نہ جاؤں گا۔" جھٹ چلنے کے لئے تیار ہو گیا ؟

دونوں بھائیوں نے دیوان جی کو جانے کے لئے تیار دیکھا۔ تو پلنگ پر پڑے پڑے اُس کا مذاق اُڑانا شروع کر دیا۔ لیکن دیوان جی نے اُن کی باتوں پر کان نہ دھرا۔ کُلھاڑی لے کر جنگل کی طرف چلنے لگا ؟

Taj Tahir Foundation

اُس روز گھر میں کھانے کے لئے کچھ نہ تھا۔ ماں پڑوسن کے گھر گئی۔ اُس کے چُولھے پر ایک روٹی پکا کر لائی۔ اور لا کر دیوان جی کو دے دی ۔

پچھلے دو دن کی طرح آج بھی وُہ بُڈھا آدمی وہاں موجود تھا۔ اُس نے دیوان جی سے کہا " بیٹا بھُوک سے میری جان نکلی جا رہی ہے۔ مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔"

اُس کا یہ حال دیکھ کر دیوان جی نے ترس کھایا۔ پاس ایک روٹی کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔ وہ اُس نے خوشی سے اُس کو دے دی۔ اور کہا " بڑے میاں میرے پاس صرف ایک ہی روٹی ہے۔ یہ تمہیں دیئے دیتا ہُوں۔ اُسے کھا لو۔ پانی لائے دیتا ہُوں۔ وہ پی لو۔ تازہ دم ہو جاؤ گے ۔"

Taj Tahir Foundation

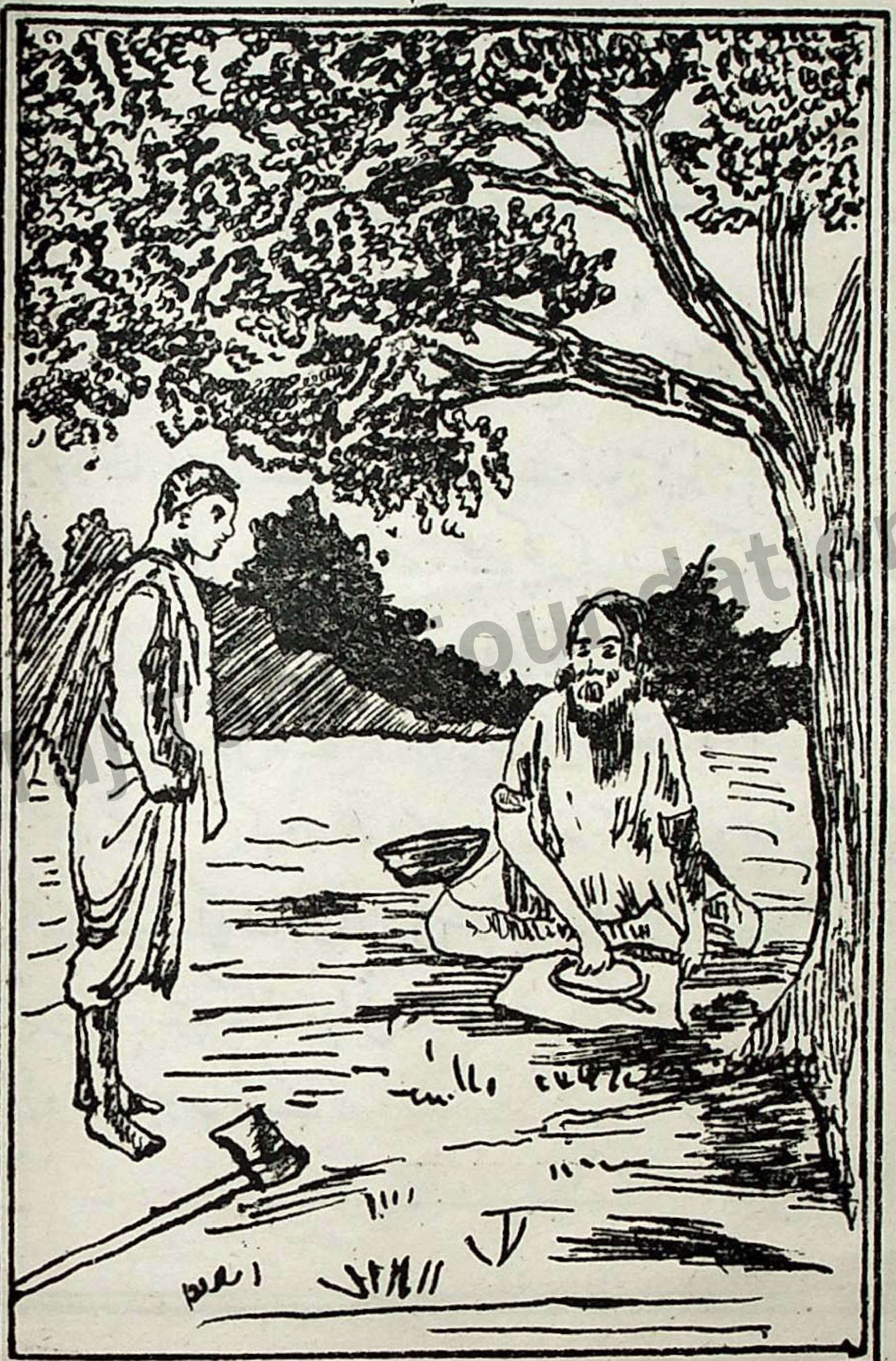

(۴)

دیوان جی کے یہ نرم اور محبّت بھرے لفظ سُن کر وہ شخص بہت خوش ہُوا۔ بُھوک کی حالت میں سوکھی روٹی بھی اُسے غنیمت معلوم ہوئی۔ کہنے لگا:-

"بیٹا۔ بہتیرے آدمی اس جنگل میں آئے گئے۔ مگر کسی کو میری حالت پر ترس نہ آیا۔ آج تم نے میرا پیٹ بھرا ہے۔ اس احسان کا بدلہ تو مَیں نہیں اُتار سکتا لیکن میری ایک بات سُنو۔ سامنے جو جُھکا ہُوا درخت نظر آتا ہے۔ اُس کے نیچے تمہیں جو کچھ ملے۔ اُسے قیمتی چیز سمجھ کر گھر لے جاؤ۔ اس سے تمہیں بڑا فائدہ پہنچے گا۔"

دیوان جی نے سوچا "اب تو ایک فائدہ مند چیز مل گئی۔ اسے ہی لے چلوں۔ لکڑیوں کا گٹھّا اُٹھانے کی تکلیف کیوں کروں؟" اس لئے وہ اس درخت کی طرف

چل دیا۔

اس درخت کے نیچے دیوان جی کو ایک ہنس کا بچّہ ملا۔ جس کی چونچ بہت ہی لمبی تھی۔ اس ہنس کو لے کر اُس نے گھر کی راہ لی۔ راستے میں تھک کر ایک جگہ آرام کرنے کو لیٹ رہا۔ چادر اوڑھ لی۔ ہنس پر بھی چادر ڈھک دی۔ اور میٹھی نیند سو رہا۔

(۵)

ایک طرف گاؤں کے تین شریر لڑکے کھیل رہے تھے۔ ان کی نظر اس پر پڑ گئی۔ اُنھوں نے سوچا۔ چلو چُپکے سے جا کر اس کی چادر چُرا لیں۔ تینوں اس طرف دَوڑتے ہُوئے آئے۔ ان میں سے ایک دبے پاؤں آگے بڑھا۔ اور دیوان جی پر سے چادر اُٹھا لی۔ ہنس چوکنّا بیٹھا تھا۔ اُس نے اُسی وقت اُس لڑکے کی ایک

Taj Tahir Foundation

اُنگلی اپنی چونچ میں مضبوط پکڑ لی ۔

اب لڑکا چیخنے اور پکارنے لگا۔ اُس کے دو ساتھی اپنے دوست کو چھڑانے کے لئے ہنس کو پکڑنے لگے مگر ہنس نے ان کی اُنگلیاں بھی دبا لیں۔ تینوں کے شور غل سے دیوان جی کی آنکھ کھُل گئی ۔

اُس نے اپنے ہنس کو لے کر گھر جانا چاہا۔ ہنس کے ساتھ لڑکے بھی کھنچے یا تنے چلے ۔

(۶)

گاؤں والوں نے یہ تماشا جاتے دیکھا۔ تو لڑکوں کو چھڑانے کے لئے آئے ۔لیکن جو کوئی آتا۔ وہ بھی پکڑا جاتا۔ اس طرح ایک دو نہیں۔ چالیس پچاس آدمیوں کے ہاتھ ہنس کی لمبی چونچ میں پھنس گئے ۔

تمام گاؤں کے لوگ تماشا دیکھنے کے لئے دوڑ پڑے

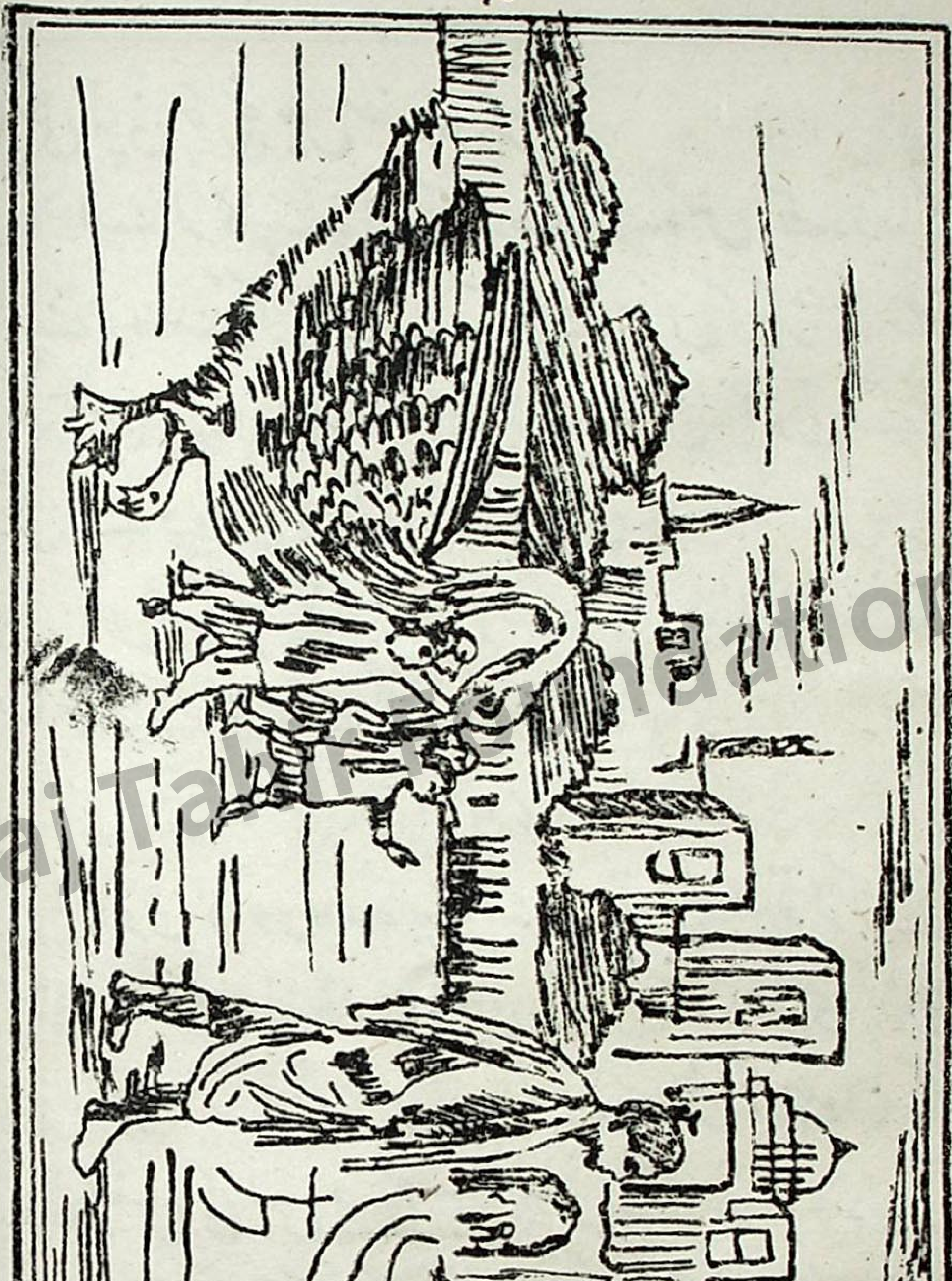

Taj Tahir Foundation

لیکن اب کوئی دیوان جی اور اس کے قیدیوں کے نزدیک نہ جاتا تھا۔ دُور سے دیکھ دیکھ کر ہنسی کے مارے دُہرے ہوئے جاتے تھے۔

اس گاؤں میں ایک جادُوگر بھی رہتا تھا۔ اُسے اپنے منتر پر بڑا گھمنڈ تھا۔ اُس نے کہا۔ دیکھو مَیں ابھی سب کو چھڑائے دیتا ہُوں۔

اُس نے منتر پڑھ کر سب کو حکم دیا۔ کہ ہاتھ چھڑا لو۔ لیکن کچھ بھی اثر نہ ہُوا۔ پھر اس نے سوچا۔ کہ ایک ایک کو کھینچ کر چھڑاتا ہوں۔ اس ارادے سے بڑھا۔ اور ایک آدمی کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگا۔ مگر قریب آنا تھا۔ کہ عجیب ہنس نے اُسے بھی پکڑ لیا۔

دیوان جی آگے آگے چل رہا تھا۔ اور اُس کے پیچھے پیچھے پچاس آدمی کھنچے ہوئے جا رہے تھے۔

Taj Tamir Foundation

(۷)

راستے میں اُنہیں بادشاہ کے ایک نوکر نے دیکھ لیا۔ بادشاہ کے صرف ایک ہی لڑکی تھی۔ لڑکی کو کوئی ایسی عجیب بیماری تھی۔ کہ کسی علاج سے فائدہ نہ ہوتا تھا ایک دو حکیموں نے کہا تھا۔ کہ اس بیماری کا علاج ہنسی ہے۔ اس لئے بادشاہ نے اپنی بیٹی کو ہنسانے کے لئے بہت کچھ ترکیبیں کی تھیں۔ لیکن شہزادی نے نہ کبھی اُن کی طرف دل لگا کر دیکھا۔ اور نہ ہنسی۔

شہزادی کی بیماری دن بدن بڑھتی گئی۔ اور یہاں تک نوبت پہنچی۔ کہ زندگی کا بھروسہ نہ رہا۔

بادشاہ نے شہروں۔ قصبوں اور گاؤں میں یہ اشتہار دے دیا۔ کہ جو کوئی شہزادی کو ہنسائے گا۔ اُس کی شادی شہزادی سے کر دوں گا۔ اور جو شخص ہنسانے

والے آدمی کو یہاں لا کر حاضر کرے گا۔ اسے بھی اِنعام دیا جائے گا۔

اب بادشاہ کے نوکر نے سوچا۔ کہ یہ ایک عجیب تماشا ہے۔ اسے دیکھ کر شہزادی ضرور ہنس پڑے گی۔ اس لڑکے کا فائدہ تو ہو گا۔ مگر مجھے بھی انعام ملے گا۔

وہ دیوان جی کو اس سارے تماشے کے ساتھ بادشاہ کے محل کی طرف لے گیا۔

(۸)

بادشاہ اور شہزادی دونوں محل کے سامنے باغ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب یہ تماشا سامنے آیا۔ تو شہزادی ہنستے ہنستے دُہری ہو گئی۔ اور اُسی وقت بات چیت کرنے لگی۔

جب بادشاہ کا کام بن گیا۔ تو وہ اپنے وعدے

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

سے پھر گیا۔ اور لڑکی کی شادی کرنے سے اِنکار کرنے لگا۔
دیوان جی کو بہت غصّہ آیا۔ اور اُس نے دل میں
کہا۔ اچھّا بادشاہ کو بھی مزا چکھاتا ہُوں۔
وہ زور سے بھاگا۔ اور جاکر بادشاہ کو پکڑ لیا۔ بادشاہ
کو پکڑنا تھا۔ کہ ہنس نے بادشاہ سلامت کی اُنگلی اپنی
چونچ میں دبا لی۔
اب جو شخص بادشاہ کی مدد کو آگے بڑھتا ہے۔ اُس
کا ہاتھ ہنس کی چونچ میں پھنس جاتا ہے۔ بادشاہ لاچار
ہو گیا۔ اپنے وعدے سے پھرنے کی مُعافی مانگی۔ اور
دیوان جی سے کہا۔ مَیں ضرور تمہاری شادی شہزادی
سے کر دوں گا۔ مجھے اس مُصیبت سے بچاؤ۔
یہ سُن کر دیوان جی نے ہنس کو حکم دیا۔ کہ سب کو
چھوڑ دے۔ ہنس نے اُسی وقت چونچ کھول دی۔ اور

Taj Tahir Foundation

سب کے ہاتھ چھٹ گئے ۔

بادشاہ نے دیوان جی کے ماں باپ اور بھائیوں کو بلایا۔ پھر بڑی دھوم دھام سے دیوان جی کی شادی شہزادی سے ہو گئی ۔

Taj Tahir Foundation

ڈیوک آف وِلنگٹن

ڈیوک آف وِلنگٹن اِنگلستان کے بہت مشہور آدمی گزُرے ہیں ٭

ان کے گھر میں نوکروں کو بُلانے کے لئے گھنٹی لگی ہُوئی تھی + گھنٹی کا بٹن اُن کے کمرے میں تھا۔ اور گھنٹی اُس جگہ تھی۔ جہاں نوکر بیٹھتے تھے + جب نوکر کو بُلانا ہوتا۔ بٹن دباتے۔ گھنٹی بجنے لگتی۔ اور نوکر آجاتا ٭

ایک دفعہ اُنہوں نے اپنے نوکر کو بُلانے کے لئے

Taj Tahir Foundation

گھنٹی کا بٹن دبایا۔ مگر نوکر نہ آیا۔ دوسری دفعہ دبایا پھر بھی کچھ جواب نہ مِلا۔ تیسری دفعہ بٹن دبانے پر بھی نوکر نہ آیا۔

ڈیوک کو سخت غصّہ آیا۔ آخر اتفاق سے ایک نوکر اُدھر آنِکلا۔ تو ڈیوک نے اُسے بُہت دھمکایا۔ اور بُرا بھلا کہا۔

نوکر نے کہا "حضور گھنٹی ٹوٹ گئی ہے۔ اس لئے آپ کے بٹن دبانے پر نہیں بجی۔"

یہ سُن کر ڈیوک شرمندہ ہوکر بولا "اوہو۔ یہ بات ہے۔ مجھے معلوم نہ تھا۔ مَیں نے تم کو بے قصور بُرا بھلا کہا۔ اس لئے مَیں تم سے معافی مانگتا ہوں۔"

ایک چھوٹی سی لڑکی اس وقت کمرے میں موجود تھی۔ ڈیوک نے اس سے کہا "بیٹی اس بات سے تم

Taj Tahir Foundation

بھی کچھ سبق سیکھو۔ جب کبھی تم سے غلطی ہو تو فوراً
اُسے مان لیا کرو۔ اور اپنی غلطی کی مُعافی مانگا کرو۔"

Taj Tahir Foundation

ایک ٹھگ

ایک بدمعاش ایک جنگل میں سے گزر رہا تھا۔ راستے میں اُس کو ایک سادھُو مل گیا۔ جس کے پاس ایک خوُب صوُرت لوٹی تھی ٭

ٹھگ نے اپنے دل میں کہا۔ بھئی بات تو تب ہے کہ کسی طرح اس سادھُو سے یہ لوٹی اُڑائی جائے ٭

یہ سوچ کر وہ آگے بڑھا۔ اور اُس سادھو سے کہنے لگا" سائیں جی۔ مجھے خدُا کے نام پر کسی فقیر کو کھانا کِھلانا ہے۔ آپ میرے ساتھ شہر کو چلیں۔ اور کسی حلوائی کی

Taj Tahir Foundation

دُکان پر مٹھائی کھائیں ۔

سادھو غریب اُس کی باتوں میں آگیا۔ اور بڑی خوشی سے ساتھ ہولیا ۔

ٹھگ نے سادھو کو لے جاکر ایک حلوائی کی دُکان پر بٹھا دیا۔ اور حلوائی سے کہا۔ کہ ان کو پیٹ بھر مٹھائی کھِلا دو۔ پیسے مجھ سے لے لینا ۔

سادھو نے مٹھائی کھانی شروع کی۔ جب خُوب چھک گیا۔ تو اُسے پیاس لگی ۔ ٹھگ نے کہا۔ "سائیں جی میں ابھی سبیل پر سے پانی لاتا ہوں" یہ کہہ حلوائی کی گڑوی لئے سبیل کو گیا۔ اور پانی لاکر پاس ہی ایک جگہ آڑ میں چھُپ گیا ۔

سادھو نے بہت دیر تک اُس کی راہ دیکھی۔ جب وہ نہ آیا۔ تو حلوائی سے کہا۔ "وہ شخص ابھی تک پانی

Taj Tahir Foundation

نہیں لایا۔ تم میری لوٹی رکھو۔ میں اُسے ڈھونڈنے
جاتا ہوں۔ واپس آکر وہ شخص پیسے دے دے گا۔
میں اپنی لوٹی لے لوں گا۔"

لوٹی حلوائی کے پاس رکھ سادھو اُس کی تلاش
میں چلا۔ جُوں ہی سادھو نظر سے اوجھل ہوا۔ وہ بدمعاش
جھٹ اُٹھ کے دُکان پر آگیا۔ اور حلوائی سے پُوچھا
"سادھو جی کہاں ہیں؟"

حلوائی نے کہا "یہ لوٹی اُن کی رکھی ہے۔ وہ آپ
کی تلاش میں گئے ہیں۔"

ٹھگ نے پُوچھا "اُنھوں نے مٹھائی کتنے کی کھائی
ہے؟"

حلوائی بولا "دس آنہ کی۔"

ٹھگ نے کہا "لو اپنے دس آنے لے لو۔ اور یہ

Taj Tahir Foundation

لوٹی مجھے دو۔ کہ میں اُس غریب کو پہنچا دُوں"۔
حلوائی نے پیسے لے لئے۔ اور لوٹی ٹھگ کو دے دی۔ ٹھگ لوٹی لے کر گھر چل دیا۔

تھوڑی دیر بعد سادھو صاحب دُکان پر واپس آئے اور حلوائی سے کہا۔"وہ شخص تو کہیں نہیں ملتا"۔
حلوائی بولا۔"بہت دیر ہوئی۔ وہ آکر مٹھائی کے پیسے دے گئے۔ اور آپ کی لوٹی لے گئے ہیں"۔

اب تو سادھو بڑا پریشان ہوا۔ مگر کیا کر سکتا تھا۔ دس آنے کی مٹھائی کے پیچھے دس روپے کی لوٹی چلی گئی۔

خدا ایسے بدمعاشوں سے سب کو بچائے۔

———— ۞ ————

مکھی اور مکڑی نے جان بچائی

ایک شہزادہ اپنے دل میں سوچا کرتا تھا۔ کہ آخر اللہ میاں نے اِن مکڑیوں اور مکھیوں کو کس لئے پیدا کیا ہے؟

وہ کہا کرتا۔ کہ اِن کیڑوں مکوڑوں سے انسان کو کچھ فائدہ نہیں۔ اگر میرا بس چلے۔ تو مَیں تو ان کا نام و نشان دُنیا سے مٹا دُوں ۞

تھوڑے ہی دِنوں کے بعد اس شہزادے کی ایک دُشمن سے لڑائی ہو گئی۔ لڑائی میں شہزادہ ہار گیا۔ اور

Taj Tamir Foundation

اسے جان بچا کر بھاگنا پڑا۔ بھاگا بھاگ جا رہا تھا۔ کہ جنگل میں رات آگئی۔ چونکہ بہت تھک گیا تھا۔ اس لیے وہ جنگل کے بیچوں بیچ ایک درخت کے نیچے پڑ کر سو رہا۔

دشمن کے سپاہی شہزادے کو مار ڈالنا چاہتے تھے اور اُس کو ہر طرف ڈھونڈتے پھر رہے تھے۔ اتفاق سے ایک سپاہی کا اُس جنگل میں گزر ہوا۔ اور اُس نے شہزادے کو سوتا ہوا دیکھ لیا۔ پھر کیا تھا۔ سپاہی نے تلوار نکال لی۔ اور آہستہ آہستہ شہزادے کی طرف آیا۔ کہ اُسے مار ڈالے۔

ٹھیک اُسی وقت ایک مکھی آئی۔ اور شہزادے کے مُنہ پر بیٹھ کر ایسا کاٹا۔ کہ وہ گھبرا کر جاگ اُٹھا۔

دیکھا تو سپاہی تلوار کھینچے سر پر کھڑا ہے۔ اور وار

کرنا چاہتا ہے۔ شہزادے نے بھی اُسی وقت اپنی تلوار میان سے نکال لی۔ اور اُسے مار بھگایا۔

اب شہزادہ یہاں سے بھی بھاگا۔ اور دل میں کہنے لگا۔ کسی بہت اچھی جگہ چھپ کر آرام کرنا چاہئے۔ ورنہ دُشمن کے سپاہی دیکھ لیں گے۔ اور جیتا نہ چھوڑیں گے۔

اسی جنگل میں اُسے ایک غار دکھائی دیا۔ شہزادہ اس کے اندر چلا گیا۔ اور سوچنے لگا۔ یہاں کسی کی نظر نہیں پڑ سکتی۔ بس یہاں پڑ کر سو رہنا چاہئے۔ رات ہی میں ایک مکڑی نے اُس غار کے مُنہ پر اپنا جالا تن دیا۔

کچھ سپاہی شہزادے کو تلاش کرتے کرتے صُبح کو اس غار پر بھی آ نکلے۔ اور غار کے مُنہ پر بیٹھ کر باتیں

Taj Tahir Foundation

کرنے لگے۔ شہزادے کی آنکھ کھُل گئی تھی۔ وہ اندر بیٹھا بیٹھا ان کی باتیں سُنتا رہا۔

سپاہیوں میں سے ایک نے کہا "چلو اس غار میں بھی دیکھ لیں۔ کہیں شہزادہ اسی کے اندر نہ چھپا ہو"۔

دُوسرے نے جواب دیا "نہیں۔ یہاں نہ ہوگا۔ دیکھو اس غار کے مُنہ پر مکڑی کا جالا ہے۔ کوئی اندر گیا ہوتا۔ تو یہ جالا فوراً ٹوٹ جاتا"۔

اِس طرح سپاہی باتیں کرکے وہاں سے چلے گئے۔ تاکہ کسی اور جگہ شہزادے کو ڈھونڈیں۔

جب وہ چلے گئے۔ تو شہزادہ خوشی کے نعرے مارنے لگا۔ اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر بولا "اے خُدا مَیں تیرا شکریہ کیوں کر ادا کروں۔ کل تُونے میری جان ایک مکھّی کے ذریعے بچائی۔ اور آج مکڑی کے

وسیلے سے۔ بے شک تیری پیدا کی ہوئی کوئی چیز فائدہ
سے خالی نہیں + اگر یہ مکھی اور مکڑی نہ ہوتیں۔ تو میں
کب کا مارا گیا ہوتا +

Taj Tahir Foundation

نوشیرواں اور بڑھیا

نوشیرواں ایران کا بادشاہ تھا۔ مشہور ہے۔ کہ اُس کے وقت میں شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے تھے۔ اُس کا نام اِنصاف کی وجہ سے آج تک مشہور ہے۔

ایک مرتبہ کسی جگہ اُس کا محل بننے والا تھا جس زمین میں محل بنانے کی تجویز کی گئی تھی۔ وہاں ایک کونے میں کسی بُڑھیا کا جھونپڑا تھا۔

Taj Tahir Foundation

اب اگر وہ جھونپڑا اسی جگہ رہنے دیا جاتا۔ تو محل کی شکل خراب ہوئی جاتی تھی۔ بادشاہ نے بڑھیا کو دربار میں بُلایا۔ اور اس سے کہا "مائی اپنا جھونپڑا ہمارے پاس بیچ دے۔

بُڑھیا نے جواب دیا۔ مَیں تو نہیں بیچتی۔ میرے بزرگ سب اسی میں رہتے چلے آئے ہیں۔ مَیں بھی اسی میں رہوں گی۔

بادشاہ نے کہا۔ ہم اس جھونپڑے کے بدلے میں بہت بڑی حویلی بنوائے دیتے ہیں۔

بُڑھیا نے نہ مانا۔ اور کہا "اے نوشیرواں اگر تُو زبردستی میرا جھونپڑا چھیننا چاہتا ہے۔ تو شوق سے چھین لے۔ لیکن مَیں خود تو اسے تیری سلطنت کے بدلے میں بھی نہ دُوں گی۔

Taj Tahir Foundation

بادشاہ ہنسا۔ اور کہا "اچھا مائی تیری مرضی۔ جھونپڑا وہیں رہے گا"۔

محل تیار ہو گیا۔ اور اُس کونے پر بُڑھیا کا جھونپڑا بھی اُسی طرح رہا۔ نوشیرواں کے محل کا ایک کونہ تو ذرا ٹیڑھا ہو کر رہ گیا۔ مگر نوشیرواں کے اِنصاف کی یہ بات آج تک مشہور ہے۔

Taj Tahir Foundation

(سید امتیاز علی تاج پرنٹر و پبلشر نے دین محمدی پریس لاہور سے چھپوا کر دار الاشاعت پنجاب لاہور سے شائع کیا)

Taj Tahir Foundation

کھیل کود سے تھک جاؤ

ہفتہ وار اخبار پھول پڑھو۔ پھول چھتیس سال سے جاری ہے۔ اور
وں کے لئے اتنا فائدہ مند سمجھا جاتا ہے کہ ٹیکسٹ بک کمیٹی اسے ہر سال
یکڑوں سرکاری مدرسوں میں بھجواتی ہے۔ اس کی زبان بہت آسان اور سیدھی
ادی ہے۔ اور موٹے موٹے حرفوں میں بہت صاف اور خوبصورت چھپوایا جاتا
ہے۔ کہ بچے بغیر کسی کی مدد کے خود پڑھ سکیں۔ اس میں مزے دار اخلاقی کہانیاں
یسپ معلومات۔ نظمیں۔ معمّے۔ لطیفے اور پہیلیاں اور اور بچوں کے مطلب کی
یزیں درج ہوتی ہیں۔ اسے پڑھ کر تمہارا دل بہت ہی خوش ہوگا۔ تم بہت قابل
ر نیک بچے بن جاؤ گے۔ اور اس میں مضمون لکھ لکھ کر تمہیں بہت اچھے مضمون
ھنے آجائیں گے۔ اور ملک میں چمک کر تم اپنے ماں باپ کا نام روشن کرو گے۔
الانہ چندہ صِرف پانچ روپیہ۔ چھ مہینے کا عج۔ اڑھائی روپیہ۔ نمونہ مفت۔

جب پھول ختم کر لو

پھر دفتر پھول کی کتابیں پڑھو۔ ان میں اور نئے نئے دلچسپ قصے
سان عبارت میں اور صاف موٹے موٹے اور کھلے کھلے خط میں تصویر دار
چھپوائے گئے ہیں۔ ان میں سے جو کتاب پڑھنی شروع کرو گے۔ چھوڑنے
و دل نہ چاہے گا۔

پتہ :۔ دفتر اخبار پھول۔ لاہور

Taj Tahir Foundation